Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ — ۲۴ جمادی الاوّل ۱۳۹۳ھ — ۲۶ احسان ۱۳۵۲ہش — ۲۶ جون ۱۹۷۳ء — نمبر ۱۴۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۵ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں :۔

" میری طبیعت تو ضعف وغیرہ سے کمزور ہوتی ہی چلی جارہی ہے سیدہ مہر آپا دردِ کمر سے بہت بیمار ہیں اُن کے لئے بھی بہت دعا کی ضرورت ہے ۔ —— نیز آج سید سعید احمد صاحب جو چھوٹے ماموں جان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد ، بشریٰ بیگم ان کی لڑکی کے شوہر ہیں ۔ پراسٹریٹ گلینڈ کا ان کا آج اپریشن ہونے والا ہے ۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اُن کا اپریشن کامیاب کرے ۔ آمین "

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ دو ماہ قبل ربوہ سے کراچی تشریف لے گئی تھیں ، اُس وقت سے آپ وہیں مقیم ہیں ۔ آج کل آپ اعصابی درد ، نزلہ زکام اور شدید بخار کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ آپ سب احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے اپنی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں ۔ آپ سب بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعا گو ہیں ۔ گو اپنی علالت کی وجہ سے خطوط کے جواب دینے سے قاصر ہیں ۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

" اخلاص ، محبت اور ہمدردی کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہو اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ "

آپ نے بڑے اخلاص کے ساتھ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا اور اس [illegible] میں وعدے لکھوائے ۔ اب وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کا وقت ہے ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء و رسل ایک بےنظیر دولت ہوتے ہیں جسے سعید الفطرت لوگ ہی حاصل کر سکتے ہیں

نکتہ چین اور معترض ہمیشہ محروم رہتے ہیں بلکہ اپنی شقاوت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں

" انبیاء و رسل ایک بےنظیر دولت ہوتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ سعید اور رشید ہی اُن تک پہنچیں ۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ نہ جہاد کرتے ، نہ بیویاں کرتے ، نہ اعتراض ہوتے مگر وہ نبی جس کی تعلیم اتم اور اکمل تھی اُس کیلئے خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اُسے نااہل قبول کریں ۔ اس لئے چند باتیں ایسی رکھ دیں جو نظرِ بد دُور کا کام دیتی ہیں اور اُن پر اعتراض ہوا ۔ اور نااہل الگ رہے ۔ مگر جو لوگ اہل تھے انہوں نے حقیقت کو پالیا ۔

دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ۔ ایک نکتہ چین اور معترض ۔ یہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں ۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت اور نبی کے صدق و وفا کو دیکھتے ہیں وہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے عجائبات مشاہدہ کرتے ہیں ۔ وہ اس کے حالات سے خبر پاتے ہیں اور انہیں حاجت نہیں ہوتی کہ کچھ اور دیکھیں ۔ بدبخت نااہل وہ باتیں دیکھتے ہیں جن سے شقاوت بڑھے ۔

میں نے تذکرۃ الاولیاء میں ایک لطیفہ پڑھا کہ ایک شخص ایک بزرگ کی نسبت بدگمانی رکھتا تھا کہ یہ مکار ہے اور فاسق ہے ۔ ایک دن اُن کے پاس آیا اور کہا کہ حضرت کوئی کرامت تو دکھاؤ ۔ فرمایا ۔ میری کرامت تو ظاہر ہے ۔ باوجودیکہ تم تمام دُنیا کے معاصی مجھ میں بتاتے ہو ۔ مگر پھر دیکھتے ہو خدا تعالیٰ مجھے غرق نہیں کرتا ۔ لُوط کی بستی تباہ ہوئی ۔ عاد و ثمود وغیرہ تباہ ہوئے ۔ مگر مجھ پر غضب نہیں آتا ۔ کیا یہ تیرے لئے کرامت نہیں ہے ۔

بات بڑی لطیف ہے ۔ یعنی عیوب پیدا کرنے والے لوگوں کو یہ بھی تو چاہیئے کہ وہ دیکھیں کہ وہ شخص جو منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور جس پر اس قدر اعتراض اور نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں ۔ وہ جو ہلاک نہیں ہوتا تو کیا خدا بھی اس سے ہم کلام رہا ؟ عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی حقیقت سمجھی کہ نعوذ باللہ آپ افترا کرتے تھے ۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو وہ نصرت دی اور وہ فضیلت دی کہ آدم سے اخیر تک کسی کو وہ کامیابی کبھی نصیب نہ دی "

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۵ ، ۳۹۶)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی رُو سے بہتر مشورہ وہی ہے جو اقتصادی خوشحالی حقوق العباد کی ادائیگی اور اصلاح معاشرہ کا موجب ہو

جو مشورہ ان تین بنیادی مقاصد کے خلاف ہو وہ خیر کی بجائے فساد پیدا کرنے والا ہوگا اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا

ہماری جماعت کے کسی فرد کو ایسے مشوروں میں ہرگز شامل نہیں ہونا چاہیئے جو موجب فساد ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ ؍شہادت ۱۳۵۲ ہش مطابق ۶ ؍اپریل ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیہ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ○

(النساء: ۱۱۵)

اور پھر فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ باہمی مشورے بنیادی طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ مشورے ہیں جو انسان کی بہتری اور بھلائی اور نیکی کے لئے ہوتے ہیں ایسے مشورے خیر پر منتج ہوتے ہیں یا دوسرے وہ مشورے ہیں جن کے نتیجہ میں بنیادی طور پر حقائق مختلف ہوتے ہیں اور ان سے خوشحالی پیدا نہیں ہوتی تاہم جو مشورے خیر کے ہیں اور بھلائی کے ہیں یا انسان کی بہتری اور خوشحالی کے ہیں وہ قرآن عظیم کے بیان کے مطابق تین قسم کے ہوتے ہیں۔

ایک مشورہ وہ ہے جو صدقہ کے بارہ میں کیا جاتا ہے۔ عربی زبان اور

قرآنی محاورہ میں

اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ انسان اپنے مال کا جو اللہ تعالیٰ ہی نے اسے عطا فرمایا ہے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرے چنانچہ اسلام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے دو بنیادی طریق ہیں ایک اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور دوسرے اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ عباد کے حقوق کی ادائیگی۔ ایک کو ہم حقوق اللہ کہتے ہیں اور دوسرے کو حقوق العباد۔ ان حقوق کی ادائیگی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

مال کا خرچ ہر دو طریق پر ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے صاحب عقل و فراست بندے باہمی مشورہ کرتے ہیں

حقوق اللہ کی ادائیگی

کے ضمن میں اس لئے کہ مثلاً معاشرہ اخلاقی بنیادوں پر قائم ہو اس میں کوئی بداخلاقی اور گند نہ ہو مرد و زن کا اختلاط ایک قسم کا ڈھکوسلہ ہے جس کے نتیجہ میں اخلاقی اور معاشرتی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے پھر اس سلسلہ میں باہمی مشورہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم دی ہے اس کو سمجھا جائے اور دوسروں کو سکھایا جائے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہترین اور اکمل ترین شریعت اسلامیہ عطا فرمائی ہے اس کو رائج کیا جائے۔ انسان کا اللہ تعالیٰ سے جو تعلق پیدا ہونا چاہیئے اس تعلق کو پیدا کرنے کے لئے فضا کو ہموار اور درست کیا جائے۔ یہ بھی گویا حقوق اللہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں خرچ کی ایک صورت ہے۔ اسی طرح

حقوق العباد کی ادائیگی

چونکہ صدقہ کا مقصد اقتصادی خوشحالی پیدا کرنا ہے اسلام میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے اقتصادی طور پر جو حقوق قائم کئے ہیں ان حقوق کی ادائیگی کے لئے خدا کی راہ میں جو اموال پیش کئے جاتے ہیں ان کو خرچ کرنے کی تجاویز سوچنا اور باہمی مشورہ سے انسانوں کے اقتصادی حقوق کی ادائیگی کی تدابیر کو بروئے کار لانے کے لئے مناسب ذرائع اختیار کرنا اس قسم کے سب مشورے اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ کی ذیل میں آتے ہیں۔ پس جب کہ میں نے ابھی بتایا ہے خیر کے جو مشورے ہیں وہ تین قسم کے ہوتے ہیں پہلی قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اموال پیش کرنے اور پھر ان کو بہترین رنگ میں خرچ کرنے کی تدابیر سوچنے اور عمل کی راہیں نکالنے سے متعلق ہیں اور یہ قسم اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ کی ذیل میں آتی ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَوْ مَعْرُوْفٍ

یعنی

خیر کا دوسرا بنیادی مشورہ

معروف باتوں کے متعلق مشورہ کرنا ہے۔ عقل اور شرع ہر دو لحاظ سے جو چیز حسن ہو، خوبصورت ہو اور بھلی ہو اس کو عربی زبان میں معروف کہتے ہیں۔ جس چیز کو شرع حسن سمجھتی ہے عقل بھی اس کو صحیح سمجھے گی۔ اگر انسان فطرت صحیحہ کا مالک ہے تو اس کی عقل ہر شرعی حکم کو خوبصورت اور بھلا جانے گی گویا ہر شرعی معروف عقلاً بھی معروف ہوگا بشرطیکہ فطرت صحیحہ کارفرما ہو۔ زندگی کے بہت سے ایسے حقائق ہیں جن کے اصول تو ہمیں بتا دئے گئے ہیں لیکن اُن کی تفاصیل کے سمجھنے کے لئے زمان و مکان کی بدلتی ہوئی صورتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے ہر زمانہ، ہر مقام اور ہر حالت کے مطابق عقل کہتی ہے کہ یہ چیز معروف ہے۔ یہ چیز عقل کے نزدیک اچھی ہے۔

پس اگرچہ ہر دو لحاظ سے بنیاد تو مذہبی ہی ہے لیکن بعض دفعہ اسلامی شریعت پر عمل کرنے والا، اسلام کو ماننے والا یہ کہے گا کہ عقلی بھلائی کی جو باتیں سوچی گئی ہیں وہ قرآن کریم کی فلاں آیت یا فلاں تعلیم کی ذیل میں آتی ہیں لیکن جو دنیا دار لوگ ہیں جن کو اسلام کا کچھ پتہ نہیں یا جو مذہب سے دور ہیں وہ یہ کہیں گے کہ انسانی عقل ان چیزوں کو درست سمجھتی ہے اس لئے یہ درست ہے۔

پس اگر معروف کا مشورہ ہو تو وہ قرآن کریم کے نزدیک خیر کا مشورہ ہے لیکن جس چیز کو شریعت حقہ اور انسانی عقل اور فطرت صحیحہ حسن اور بھلا نہیں سمجھتی وہ خیر کا مشورہ نہیں ہے مثلاً ڈاکہ ڈالنا ہے یا مثلاً ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنا ہے یا مثلاً بغاوت کے خیالات رکھنا اور باہمی مشورہ سے بغاوت کی راہ ہموار کرنا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کی شرع بھی اجازت نہیں دیتی اور انسانی عقل بھی اگر وہ درست ہو اور پوری طرح تربیت یافتہ ہو اور اچھی طرح نشوونما پا چکی ہو تو وہ بھی اس قسم کی مفسدانہ روش کو غلط قرار دے گی۔

پھر فرمایا "اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ"

لوگوں کے درمیان صلح کرانا

تیسری قسم کا بنیادی مشورہ ہے جو بھی خیر اور بھلائی کا مشورہ ہے۔ اصلاح معاشرہ کے ذیل میں یہ بات بھی آجاتی ہے کہ ایسے حالات پیدا کئے جائیں تاکہ باہمی اختلافات بہت کم پیدا ہوں۔ یا جب اختلافات پیدا ہوں تو وہ فساد پر منتج نہ ہوں بلکہ انسانی معاشرہ کی اصلاح پر منتج ہوں۔

پس جو مشورے ان تین عنوانوں کی ذیل میں نہیں آتے ان کے متعلق قرآن کہتا ہے

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ

ایسے مشوروں میں کوئی خیر اور بھلائی کی بات نہیں ہوتی۔ چنانچہ جس چیز کو سب صحیح بالفطرت انسان درست سمجھیں اُسے عربی میں خیر کہتے ہیں چنانچہ امام راغبؒ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا اچھا ذہن عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے مفردات میں خیر کے معنے یہ لکھے ہیں کہ ہمیشہ سب انسان ہی خیر سمجھیں تب وہ چیز خیر ہوگی۔ یہ مطلق خیر ہے یا یہ کہ چونکہ زمانہ زمانہ، قوم قوم اور ملک ملک کے حالات مختلف ہوتے ہیں اسلئے ہر زمانہ، ہر قوم اور ہر ملک ایک چیز کو خیر سمجھتا ہے مگر دوسرے زمانہ میں وہ چیز خیر نہیں رہتی۔ چنانچہ انسان کی اقتصادی زندگی کے اکثر پہلو زمانہ کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً ایک چیز جو صنعتی ترقی سے پہلے خیر سمجھی جاتی تھی وہ اب خیر نہیں سمجھی جائے گی۔ کیونکہ آئے دن نئے نئے مسائل سامنے آتے رہتے ہیں ہر قسم کے مسائل سے نپٹنے کے مشورے اور کوششیں خیر کے مشورے اور کوششیں ہوتی ہیں اور چونکہ مسائل بدلتے رہتے ہیں اس لئے زمانہ کے لحاظ سے بھی اور بدلے ہوئے مکان کے لحاظ سے بھی یہ مطلق خیر نہیں بنتی بلکہ اپنی نسبت کے لحاظ سے خیر ہے یعنی زمانہ کی نسبت، حالات کی نسبت اور مسائل کی نسبت سے وہ خیر ہے تاہم جہاں تک بھلائی اور حسن اور اصلاح پیدا کرنے اور خدا تک پہنچنے کی راہیں ڈھونڈنے کا سوال ہے، وہ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے تین حصوں میں منقسم ہے لیکن جہاں ایسا نہیں ہوتا یعنی جہاں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر پیسے خرچ کر کے خیر کے سامان پیدا نہیں کرتا ایسے مشورے

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ

کے مصداق ہوتے ہیں

غرض "صدقة" کے لفظ میں حقوق العباد کی ادائیگی کے تحت

اقتصادی خوشحالی

مراد ہے۔ اس میں حقوق اللہ کی ادائیگی بھی شامل ہے گویا اموال کے خرچ کے بارہ میں مشورے کرنا صدقة کے حکم میں آتا ہے۔ دوسرے وہ مشورے ہیں جو حقوق العباد کی ادائیگی کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ پھر خیر مطلق اور خیر نسبتی بھی ہوتی ہے ان کا آپس کا فرق اس بات سے عیاں ہو جائے گا کہ ایک وقت میں کارخانوں وغیرہ میں ہڑتالیں کرنا غیر قانونی تھا چنانچہ اس وقت

جماعت احمدیہ کا موقف

یہ تھا کہ ہم نے ہڑتالوں میں حصہ نہیں لینا۔ ہڑتالوں کو قانونی تحفظ مل گیا ہے۔ قانون نے اجتماعی سودے بازی کی اجازت دے دی ہے۔ اس واسطے مسئلہ بدل گیا۔ جب ہڑتالیں کرنا غیر قانونی فعل تھا، منع تھا۔ اب یہ قانون کی ذیل میں آگیا ہے تو وہ ممانعت نہیں رہی لیکن بنیادی شرائط اپنی جگہ پہ قائم ہیں۔ اگر احمدی مزدور کسی کارخانے میں مزدوری کرتے ہوں اور اجتماعی سودے بازی کا سوال پیدا ہو تو ایک احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسا مشورہ دے جس سے اقتصادی خوشحالی پیدا ہوتی ہے۔

بعض دفعہ مزدور غصہ میں آکر کہتا ہے کہ کارخانے کو آگ لگا دی جائے یا مزدور اکٹھے ہوتے اور یہ مشورہ کرتے ہیں کہ پیداوار کو تلف کر دیا جائے مثلاً ایک لاکھ روپے کا کپڑا پڑا ہے اس کو آگ لگا دی جائے تاکہ مالک کو بھی پتہ لگے کہ وہ ہمارے حقوق کیوں ادا نہیں کر رہا۔ یہ غصہ کا اظہار تو ضرور ہے لیکن یہ صدقہ کے اصول پر مشورہ نہیں ہے۔ جو مال ضائع ہو جاتا ہے اگرچہ وہ ایک لحاظ سے خرچ ہی ہے لیکن وہ ہمارے کام کا نہیں رہتا۔ یہ ایسا خرچ نہیں جو خدا تعالیٰ کو خوش کرنے والا ہو اور اس کی رضا کے حصول کا ذریعہ بننے والا ہو۔ نہ یہ ایسا خرچ ہے کہ جو حقوق العباد کی ادائیگی کی ذیل میں آتا ہو کیونکہ مال تو ضائع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ خرچ کے صحیح معنوں میں نہیں آتا تاہم یہ مشورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقہ کی اصطلاح

میں آجاتا ہے اور یہ ایسا مشورہ ہے کہ جس کے نتیجہ میں اقتصادی خوشحالی پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں بلکہ اقتصادی بدحالی پیدا ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے جس کی اجازت شریعت حقہ نہیں دیتی۔

غرض اس قسم کے مشوروں میں جو اجتماعی سودے بازی کے لئے ہوں۔ موجودہ حالات میں ان کی ایک حد تک اجازت بھی دی گئی ہے۔ یہ ایک نسبتی خیر ہے کہ ان محنت کشوں کے حقوق صحیح معنوں میں ادا ہو جائیں۔ اس کے متعلق میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں اب بھی ضرورت پڑی تو قرآن کریم ہی کی روشنی میں کچھ کہوں گا۔

بہرحال اقتصادی خوشحالی کیلئے مشورے ہوتے ہیں لیکن اگر کسی کے مشورہ کے نتیجہ میں حقوق العباد ادا نہ ہوں یا ادا نہ ہو سکتے ہوں بلکہ ان کی ادائیگی میں روک پیدا ہو جائے مثلاً اگر ایک لاکھ روپے کا کپڑا موجود ہے تو حقوق العباد کی ادائیگی یعنی مزدوروں کے حقوق کی ادائیگی بہتر رنگ میں ہو سکتی ہے۔ اگر وہ تلف ہو جائے تو اس کا نقصان ان کو بھی پہنچے گا

پس احمدی مزدور کے لئے جہاں بدلے ہوئے حالات میں اجتماعی سودے بازی کے مشوروں میں شریک ہونے کی اجازت ہے وہاں انہیں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ ایسے مشورے کریں جو

لاخیر فی کثیر من نجوٰھم

کے حکم کے ماتحت آتے ہوں۔ اس قسم کے مشورے کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اب چونکہ ملکی صنعت تو خدا کے فضل سے اور ترقی کرے گی۔ اس میں کثرت سے

احمدی مزدور اور کاریگر

بھی شامل ہونگے۔ مختلف ایسوسی ایشنز اور کارخانوں کی انتظامیہ میں اُن کا بھی حصہ ہوگا اس لئے احمدی دوستوں کو یہ اصول کبھی نہیں بھولنے چاہئیں ورنہ وہ احمدی کیسے رہیں گے کیونکہ ایک طرف تو ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ ہم نے اسلام کی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور دوسری طرف عمل یہ کہ جب کام کرنے کا موقعہ پیدا ہو تو ہماری روش

لاخیر فی کثیر من نجوٰھم

کی مصداق بن جائے۔ باہمی مشوروں میں بھلائی کی بجائے فساد کے طریق اختیار کرنے کے لئے آپس میں سمجھوتے کرنے کی کوشش میں لگ جائیں۔ قرآن کریم کسی مسلمان کو بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ احمدیت سے باہر مسلمانوں کے جو فرقے ہیں اُن کا نہ تو عمل ایسا ہے اور نہ کوئی دعوےٰ اور نہ ہی اُن کو کوئی ایسی بشارت ملی ہے کہ ان کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کیا جائیگا لیکن ہمیں تو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ یہ بشارت دے رکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے ذریعہ احمدیوں کو اپنا آلہ کار بنا کر اسلام کو،

قرآن کریم کی شریعت

کو اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دے گا

پس موجودہ حالات میں جہاں ہمیں اجتماعی سودے بازی کے مشوروں میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی ہے وہاں ہم پہ یہ ذمہ داری بھی ڈالی ہے کہ اپنے اپنے دائرہ

اپنے سے مراد ہے جس کا زمانہ کے ساتھ کسی احمدی کا یا بہت سے احمدیوں کا تعلق ہے اپنے حلقہ میں خیر کے مشورے دیں۔ ہمارے مشورے فساد اور برائی کے مشورے نہ ہوں کیونکہ برائی خیر کی ضد ہے۔ مشورے تو ہوتے رہتے ہیں۔ مشورے کے بغیر تو زندگی ہی کوئی نہیں نہ پہلے تھی اور نہ اب ہے مثلاً سول انتظامیہ ہے۔ وہ بھی آپس میں مشورے کرتی ہے۔ جب مسائل اکٹھے ہو جائیں تو علاقہ کا ڈی سی یا سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنے ساتھیوں کو بلا کر اُن سے حالات سنتے اور ان کے متعلق مشورے لیتے ہیں۔ لیکن ان کے ذہن میں یہ نہیں ہوتا کہ مشوروں کے متعلق قرآن کریم نے کچھ بنیادی تعلیم عطا کی ہے اور وہ کیا ہے؟ لیکن ہم قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ اُن کو تو علم نہیں کیونکہ اُن کو بتلانے والا کوئی نہیں۔ وہ تو بدقسمت ہیں اس معنی میں کہ ان کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں مگر ہمارے لئے تو خدا تعالیٰ نے ہدایت دینے والے پیدا کر دیے ہیں۔ پیدا ہوتے رہے ہیں اور پیدا ہوتے رہیں گے۔ تم میں کوئی نہ کوئی موجود رہتا ہے جو تمہیں قرآن کریم کی طرف بلاتا اور اس کی آواز تمہارے کانوں میں ڈالتا رہتا ہے۔

یہ تمہاری ذمہ داری ہے

کہ تم قرآنی تعلیم سے فائدہ اٹھاؤ

یہ صرف سول انتظامیہ تک بات محدود نہیں اسی طرح فوجی مشورے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سیاسی مشورے کرتے ہیں۔ اسی طرح صوبوں کے باہمی مشورے ہوتے ہیں۔ اگر وہ اقتصادی مشورے ہیں تو اُن میں بنیادی طور پہ یہ بات مدنظر رکھنی پڑتی ہے کہ ایسے پروگرام بنائے جائیں کہ جن کے ذریعہ حقوق العباد یعنی وہ اقتصادی حقوق پورے ہوں جن کا ادا کرنا امت محمدیہ پہ فرض کیا گیا ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے آپکی یاد داشت کو تازہ کرنے کے لئے ایک فقرہ کہہ دیتا ہوں کہ ہر فرد بشر کا یہ حق قائم کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مختلف طاقتیں اور استعدادیں دی ہیں اُن کی صحیح نشوونما ہو سکے۔ اور نشوونما کے بہترین معیار پر وہ قائم رکھی جا سکیں۔ پس ہر اقتصادی مشورہ اگر الٰہی احکام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بیان کردہ حقوق العباد کی ادائیگی کا مشورہ ہے تو وہ خیر کا مشورہ ہے اگر وہ اس سے کچھ مختلف ہے تو وہ خیر کا مشورہ نہیں ہے اسلئے کسی احمدی کو ایسا مشورہ دینے کی اجازت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے اور سچی بات بھی یہی ہے کہ اگر کوئی احمدی قرآن کریم کی تعلیم کو دیدہ دانستہ اور جان بوجھ کر توڑتا ہے تو وہ اسی وقت جماعت احمدیہ سے باہر نکل جاتا ہے خواہ کسی طرف سے اس کے متعلق اعلان ہو یا نہ ہو کیونکہ

ہماری زندگی کا انحصار

قرآن کریم پر ہے۔ قرآنی تعلیم پر عمل پیرا رہنا ہماری زندگی کا اولین مقصد ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کا الہام ہے اس الہام کی رو سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وساطت سے ہمیں یہ بشارت بھی دی اور احیائے دین اور قیام شریعت کی بھاری ذمہ داری بھی آپ پر عائد کی گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ آپ دین کا احیاء فرمائینگے۔ دین کی جو باتیں لوگ بھول گئے ہیں وہ اُن کو دوبارہ یاد کرائینگے یعنی قرآن کریم نے ایک زندہ اسلامی شریعت تو دی ہے لیکن اس پر عمل کرنے والوں پر جب بشری لحاظ سے موت سی چھا جاتی ہے تو احیاء سے مراد یہی ہوتی ہے کہ انسان کو دین پہ قائم کرے اور انہیں ایک نئی روحانی زندگی دینے کے لئے کسی آسمانی وجود کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ اسی غرض کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

مبدأ ہے یعنی شریعت حقہ اسلامیہ کو قائم کرنے کے لئے آپ کو مبعوث کیا گیا ہے یہ وہ عظیم الشان فریضہ ہے جس کو سرانجام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مہدی معہود علیہ السلام کو مرسل بنا کر اس دنیا میں بنی نوع انسان کی طرف بھیجا ہے۔

پس ان واضح ہدایات کے باوجود اگر کوئی احمدی ایسا نہیں کرتا تو وہ احمدیت سے نکل جاتا ہے لیکن اگر وہ بے جانے بوجھے ایسا نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اس کے کانوں میں یہ باتیں بار بار نہیں ڈالیں اس صورت میں اس کی غلط روش کے ذمہ دار ہم ٹھہرتے ہیں۔ مجھ پہ یہ ذمہ داری آتی ہے۔ جماعت کے عہدیداروں پر ذمہ داری آتی ہے۔ ان ہی نا مربیان پر ذمہ داری آتی ہے۔ صرف عہدیداران یا مربیان کا سوال نہیں بلکہ

تعاونوا علی البر والتقوٰی

کی رو سے ہر ایک احمدی پر اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے ذمہ داری عاید ہوتی ہے ہم سب پہ یہ ذمہ داری عقلاً اور شرعاً معروف باتوں کے متعلق ہے۔

غرض قرآن کریم

ایک بڑی عظیم اور حسین شریعت

ہے۔ مسلمانوں سے فرمایا گیا ہے کہ دین اور دنیا کی باتیں شرعاً معروف بھی ہو سکتی ہیں اور عقل کے دائرہ کے اندر بھی آ سکتی ہیں مگر جو لوگ امت محمدیہ سے وابستہ نہیں قرآن کریم نے اُن کو یہ کہا کہ دیکھو! قرآن کریم پر تو تم ایمان نہیں لاتے اور اس کو واجب العمل شریعت نہیں سمجھتے لیکن ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ بے شک شریعت اسلامیہ پہ تمہارا ایمان نہیں ہے لیکن تم خود کو چونکہ صاحب عقل و فراست سمجھتے ہو اس لئے ہم تمہیں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ جو چیز انسانی عقل اور فراست اور فطرت صحیحہ کے نزدیک معروف نہیں اس کے متعلق اگر تم مشورہ کرو گے تو دنیا میں فساد پیدا ہوگا اور اس قسم کے مشوروں میں کوئی خیر نہیں ہو گی اور اگر تم اپنی عقل کے مطابق، اپنی فطرت صحیحہ کے مطابق جس چیز کو اچھا اور حسین سمجھتے ہو اور اُسے بھلا پاتے ہو اگر اُسے قائم کرنے اور اس کے پھیلانے کے لئے تم باہمی مشورے کرو گے تو خود تمہاری عقل یہ کہے گی کہ اچھی بات ہے۔ ایسے ہی مشورے ہونے چاہئیں اس لئے اگرچہ تم مسلمان نہیں ہو تب بھی ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ عقلاً

معروف کے مطابق مشورے کرو

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اُسی نے ہر ایک شخص کو عقل دی ہے اور فطرت صحیحہ پر پیدا کیا ہے وہی تمہیں یہ بھی کہتا ہے کہ گو آج تم شریعت اسلامیہ سے غافل اور اس کے مضامین سے جاہل ہو یہ تو درست ہے لیکن تم نے اپنی فطرت صحیحہ کو تو خیرباد نہیں کہا وہ تو تمہارے وجود کا تمہاری شخصیت کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے ہم تمہیں یہ مشورہ دیتے ہیں کہ تمہارے آپس کے مشورے معروف طریق پر ہونے چاہئیں۔

پچھلے دنوں کا واقعہ ہے آپ میں سے اکثر دوستوں کو یاد ہو گا کہ ہزاروں میل کا چکر کاٹ کر ایک قوم پاکستانی ساحلوں کے قریب مچھلیاں پکڑنے کے لئے آ گئی اب انسانی عقل اس بات کو معروف نہیں سمجھے گی کہ کوئی اتنی دور سے آ کر پاکستانی ساحلوں کے نزدیک مچھلیاں پکڑ کر لے جائے جو پاکستان کے ماہی گیروں کی غذا اور ان کی

اقتصادی خوشحالی کا ذریعہ

ہے کوئی انسانی فطرت اور کوئی انسانی عقل اس کو صحیح نہیں سمجھے گی مگر جنہوں نے مچھلیاں پکڑنے والے سمندری جہاز بھیجنے کی تجویز کی اور سر جوڑ کر مشورہ کیا اور اندازے لگائے کہ اتنے لمبے سفر اور خرچ کے باوجود وہاں سے ہمیں اتنی مچھلی ملے گی اور وہ ہمیں مہنگی نہیں پڑے گی۔ ایسے لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے عقل کے ایک تقاضے کو پورا کیا اور وہ یہ کہ تم نے مشورہ کیا لیکن تم نے عقل کے دوسرے اور بنیادی تقاضے پورے نہیں کئے اس لئے کہ تم نے جو مشورہ کیا تھا وہ معروف نہیں تھا، وہ اچھا نہیں تھا وہ بھلائی کا نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں تھا۔ ....

.... بنی نوع انسان کے اس حصہ کو جس کا امت محمدیہ سے تعلق نہیں یہ یاد دلا کر کتنا احسان کیا کہ دیکھو! جو چیز عقلاً اور فطرتاً معروف ہے اگر تم اس کے خلاف کرو گے تو ایسا مشورہ فساد، دکھ اور تکلیف کا موجب ہو گا۔ اور اس حد تک تم عقلاً بھی خالق فطرت انسانی کی گرفت میں ہو گے۔ اور اس کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی۔

پھر فرمایا

اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ

اگر تم کہو معاشرہ کی اصلاح مدنظر ہے تو اس میں بھی دونوں پہلو پائے جاتے ہیں میں ان کو مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔ ایک دنیوی لحاظ سے اصلاح بین الناس ہے اور دوسری شرعی لحاظ سے ہے ویسے تو اسلام دین فطرت ہے۔ اس کے سارے احکام فطرت کے کسی نہ کسی پہلو کو نمایاں کرتے اور اسے مقناطیس کی طرح اپنی طرف جذب کرتے ہیں مگر جس شخص کی فطرت مسخ ہو جاتی ہے اس کی حالت اس مقناطیسی لوہے کی سی ہے جو خراب ہو جاتا ہے اور اس کے اندر جذب کی طاقت نہیں رہتی۔

پس یہ تو درست ہے لیکن بعض ایسے مشورے ہوتے ہیں جن کا لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ انسانی فطرت اور اسلامی شریعت کے مطالبہ سے ہم آہنگ ہیں یا نہیں کیونکہ اُن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر جہاں تک دنیوی لحاظ سے

معاشرہ کی اصلاح

کا تعلق ہے کوئی انسانی عقل مثلاً ناانصافی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی۔ اس کے لئے ایک مسلمان ہونا یا اس کے لئے عالم قرآن ہونا یا اس کے لئے تفقہ فی الدین ہونا ضروری نہیں ہر وہ انسان جو فطرت صحیحہ پر قائم ہے۔ وہ ناانصافی کو اور حق تلفی کو ٹھیک نہیں سمجھتا یہاں تک کہ ایک چور جو اپنے ایک بدعمل میں اپنی فطرت کو بھول چکا ہوتا ہے اس کی چوری کا مال بھی اگر کوئی دوسرا آدمی اٹھا لے تو وہ شور مچا دیتا ہے کہ یہ کیا ناانصافی ہے کہ کوئی میری چیزیں اٹھا کر لے گیا۔ حالانکہ اگر یہ ناانصافی ہے تو خود اس کا دوسرے کی چیز کو چرا لینا اور چھیننا بدرجہ اولیٰ ناانصافی ہے۔ لیکن ایک پہلو سے چونکہ اس کا نفس اور اس کا وجود (جس میں عقل، سمجھ اور فراست سب کچھ آ جاتا ہے) اتنا کمزور ہے کہ وہ دوسرے شخص کے مال کو اٹھانے میں ذرا بھی عار نہیں سمجھتا اور اپنی فطرت کے خلاف نہیں پاتا لیکن وہی چوری کا مال جب کوئی دوسرا چور اٹھا لیتا ہے تو شور مچا دیتا ہے کہ یہ کیا ہو گیا یہ تو انصاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گے خلاف ہے۔ چنانچہ وہ اس سے جا کر لڑتا ہے اور اسے مارنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ پس اصلاح بین الناس یعنی معاشرہ کی جو اصلاح ہے یا انسان کے جو باہمی تعلقات ہیں (انسان انسان میں بڑے وسیع اور گہرے تعلقات ہیں) ان کو

فلاح کی بنیاد پر

قائم ہونا چاہیئے، فساد کی بنیاد پر قائم نہیں ہونا چاہیئے۔

غرض قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مشورے اچھے اور بھلے اور بہتر ہیں جو تین مختلف قسم کی باتوں کے متعلق ہوں۔ ایک یہ کہ اقتصادی خوشحالی کے سامان پیدا کرنے والے ہوں۔ حقوق العباد کی ادائیگی سے ان کا تعلق ہو۔ ان میں فساد کا کوئی شائبہ نہ ہو دوسرے روحانی طور پر مشورے ہیں۔ میں اس سلسلہ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جو شخص مال لینے والا ہے اس کے جسمانی اور مادی حقوق ہیں مثلاً اس کی

طاقتوں اور استعدادوں کی نشوونما

ہونے والی تھی اس کے لئے کچھ چیزیں درکار تھیں جن کے بغیر اس کی نشوونما نہیں ہو سکتی تھی چنانچہ اس کی نشوونما کے لئے سازگار حالات پیدا کئے گئے اور جو دینے والا ہے، وہ بھی صدقہ کے اندر آجاتا ہے ہاں اس کے وجود کے بہت سارے روحانی پہلو جو کمزور تھے ان کی کمزوری دور ہو گئی گویا ایک طرف بڑے نمایاں طور پہ

یہ ایک اقتصادی مسئلہ ہے

اور دوسری طرف یہ ایک بڑا گہرا روحانی مسئلہ ہے۔ تمہارے اموال میں دوسروں کا حصہ ہے اگر وہ تم ادا نہیں کرو گے تو اس کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ تم روحانی برکات سے محروم ہو جاؤ گے تیسرے "اصلاح بین الناس" کی رو سے تمہارے آپس کے تعلقات ہیں۔ ان میں سے بعض کے اوپر دنیا کے اصول چلتے اور بعض پہ روحانی اصول بھی چلتے ہیں گویا معاشرہ کو دونوں قسم کے مسائل درپیش ہوتے ہیں جن کو ایک مسلمان اسلامی تعلیم کی روشنی میں اور غیر مسلم محض انسانی عقل اور فراست اور فطرت صحیحہ کی روشنی میں حل کرے گا۔ موخرالذکر صورت میں گو کسی مسئلہ کا حل تو کسی حد تک مل جائے گا لیکن جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں جو مشورہ بھی مذکورہ تین بنیادی اصول کے خلاف ہوتا ہے وہ خیر کی بجائے فساد اور برائی کو پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مشورہ کی اجازت نہیں دیتا۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں پہلے بتا چکا ہوں کہ جو شخص مذکورہ اصول کو یاد نہیں رکھتا اور ان کی خلاف ورزی کر کے دنیا میں اقتصادی حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ عملاً جماعت احمدیہ سے نکل جاتا ہے خواہ اس کے اوپر نظام جماعت نے کوئی جرم عاید کیا یا نہ کیا اور اس کو سزا دی یا نہ دی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ بہرحال احمدی نہیں رہتا۔

پس

یہ بڑے فکر کی بات ہے

ہر وقت بیدار رہ کر اپنی زندگیوں کو اسلام کے بتائے ہوئے اصول پر ڈھالنے سوال ہے۔ کسی شخص کو ایسے مشوروں میں شامل نہیں ہونا چاہیئے جو موجب فساد ہوں۔ ورنہ ہم وہ مقصد حاصل نہیں کر سکتے جس کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے اور جس کی خاطر اس کے اندر اتنا جذبہ پیدا کیا گیا ہے کہ وہ آج ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کی توفیق ملے تاکہ تمام بنی نوع انسان اسلام کے اس حسین معاشرہ کا حصہ بن جائیں جسے اللہ تعالیٰ مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ بنی نوع انسان کی خاطر دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے

انصار اللہ اور عزم صمیم

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"انسانی عزم اور ارادے میں بہت بڑی برکت ہوتی ہے اور درحقیقت کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا جب تک پہلے ارادہ انسانی طبیعت میں پیدا نہ ہو گویا ارادہ تمام اعمال کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔"

انصار اللہ کو معلوم ہے کہ ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ لوگوں کو حسب ذیل الفاظ میں خصوصی طور پر مکلف فرمایا ہے اور ہمارے حضور انور کا یہ ارشاد خاص طور پر ہمارے لئے توجہ کا مستحق ہے۔ فرمایا:۔

"دفتر دوم (تحریک جدید) کی ذمہ داری آج میں انصار اللہ پر ڈالتا ہوں"

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اسی ارادہ اور عزم کے ساتھ کام کریں کہ حضور انور کے مذکورہ بالا ارشاد کی کما حقہ تعمیل کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے وارث ہوں"

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ممبرات لجنہ لاہور متوجہ ہوں

خدا کے فضل سے ۱۹۷۵ء میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے قیام پر پچاس سال پورے ہو جائیں گے لہذا اس موقعہ پر تاریخ لجنہ لاہور شائع کی جائے گی اس سلسلہ میں تمام عہدہ داران اور ممبرات لجنہ لاہور اپنے اپنے کام کے عرصہ کے حالات کے علاوہ وفات یافتہ عہدہ داران کے حالات و واقعات جمع کر کے جلد از جلد دفتر لجنہ لاہور میں بھجوائیں تاریخ کے لئے جو کچھ بھی کسی کے علم میں ہے وہ سب لکھ کر دینا سب کا فرض ہے لہذا اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ برتیں اور تمام کارکنات لجنہ فوری طور پر اس کام کو سرانجام دیں۔ جو ممبرات لاہور سے باہر ہیں اور ان کے علم میں کسی عہدہ دار کے حالات ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی لکھ کر بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ لاہور)

قائدین کرام خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

۳۱ اکتوبر تک جو مجالس حسب ذیل معیار پر پوری اتریں گی ان کو شعبہ تحریک جدید کی طرف سے سند خوشنودی دی جائے گی مجالس اس شعبہ میں اپنی کارکردگی کا معیار بلند کریں۔

۱۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں سو فی صد خدام کی شمولیت
۲۔ ۳۱ اکتوبر سے پہلے ۹۰ فی صد سے زائد کی وصولی میں کامیابی
۳۔ اوسط وعدہ فی خادم معیاری ہو جو مجلس کی مالی استعداد سے مطابقت رکھتا ہو۔

(مہتمم تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰ روپے — **نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے — **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸**

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۴۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

زدجام عشق طاقت کی مشہور دوا

مقوی اعصاب مقوی اعضائے رئیسہ

مکمل کورس ۲۵ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا

پیور الفلفا ٹانک

فی شیشی تین روپے علاوہ محصول ڈاک

شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج **حبوب مفید اٹھرا** چھ صد گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ ربوہ** فون نمبر ۶۳۲ * گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

اسلام کی روزافزوں ترقی کا ترجمان

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں سالانہ قیمت ۲/

خارش توڑ مرہم

خارش قسم و داد چنبل اگزیما

جلدی امراض کا کامیاب علاج قیمت ۱/

دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

کی

آرام دہ بسوں پر سفر کریں۔

سرگودھا اور گوجرانوالہ کے درمیان

کراؤن بس سروس

کی آرام دہ تیز رفتار اور وقت کی پابند بسوں پر اطمینان کے ساتھ سفر کیجیے۔

جرمولین رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم۔ ہر دوا فروش سے خریدیں۔ قیمت ایک روپیہ **حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور**

کاغذ اور **گتہ**

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون ۶۳۵۲۳ **پر تشریف لائیں**

ملک عبداللطیف ستکوہی * ملک محمد حنیف

فون نمبر ۶۲۵۱۶ — فون نمبر ۶۲۵۱۹

دانت نکلوا دیئے

ربوہ

جناب خواجہ عبدالمومن صاحب سابق زعیم خدام الاحمدیہ [illegible]

دانتوں کے گھن کی بیماری کی

وجہ سے میری بیٹی [illegible]

[illegible] تھیں اور سب ڈاکٹر دانت

درد کی مصیبت میں مبتلا رہتا تھا

انٹی ٹکچر [illegible]

کھانے کے بعد اس بیماری کا اللہ

تعالیٰ کے فضل سے بالکل خاتمہ ہو گیا۔

مکمل کورس دس روپے بچوں کے لئے

اپنی [illegible] ۵/ [illegible] کے لئے

انسٹی ٹیوٹ [illegible] ۱/

دانت درد کا فوری علاج ٹونٹی کیور ۱/

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بکس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶

[illegible]

شہزین شہزین شہزین

مرض اٹھرا کی موثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ۔ ٹنڈو محمد خان ۔ گوجرانوالہ

طبیہ کالج ربوہ

ربوہ میں عرصہ چار سال سے طبیہ کالج جاری ہے جس میں طب قدیم کے ساتھ ساتھ طب جدید کی تعلیم کا انتظام ہے یہ کالج حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے چار سال کے کورس کے بعد طلباء کو فاضل الطب والجراحت کی ڈگری ملتی ہے میٹرک پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے جو والدین اپنے بچوں کو طب کی تعلیم دلانا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ کالج ہذا سے رابطہ قائم کریں تاکہ ان کی رہنمائی کی جا سکے (پرنسپل)

قابل فروخت مکان

ایک با موقع مکان پختہ نیا تعمیر شدہ دو کمروں اور [illegible] برآمدہ [illegible] غسل خانہ [illegible] پر مشتمل اندرون و بیرون پلستر [illegible] سرگودھا روڈ کے قریب [illegible] احباب [illegible] قائم کریں۔ معرفت [illegible]

ضرورت ہے

ربوہ سے ملحق ۱/۲ میل پر

ایک تجربہ کار مالی اور بیلدار کی

ضرورت ہے۔ خواہش مند خود ملیں۔

شیر محمد علی چوہدری

دارالرحمت غربی ربوہ

الفضل میں اشتہار

دے کر اپنی تجارت

کو فروغ دیجئے

دعائے مغفرت

مکرم میاں احمد بخش صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب زعیم مجلس انصار اللہ [illegible] مورخہ ۱۶ جون کو اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم [illegible] احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ (اللہ بخش شاہد ربوہ)

قائدین سے گزارش ہے کہ ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال فرمائیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ قوم وہ ہے جس کے نوجوان اپنے بڑوں کے قائمقام بننے کی کوشش کرتے ہیں

جس قوم میں یہ خصوصیت پیدا ہو جائے وہ کبھی مر نہیں سکتی

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائمقام بن جائیں۔ جس قوم میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے وہ کبھی نہیں مرتی اور جس قوم کے اندر یہ بات پیدا نہ ہو اس کو کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا۔ خواہ کتنا ہی زور لگا لو۔ وہ قوم ضرور مرے گی لیکن جس قوم میں یہ خوبی موجود ہو کہ اس کے نوجوان ہمت والے ہوں، بلند ارادوں والے ہوں صحیح کام کرنے والے ہوں تو وہ مرتی نہیں بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے اور خواہ کوئی بھی اسے مٹانا چاہے مٹ نہیں سکتا۔ ایک دفعہ ایک عباسی بادشاہ نے اپنے دو لڑکے ایک بڑے امام کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھائے اس امام کا اتنا رعب تھا اور اس نے اپنی قابلیت کا اتنا سکہ بٹھایا ہوا تھا کہ ایکدن جب بادشاہ اس کی ملاقات کے لئے گیا اور امام اس کے استقبال کے لئے اٹھا تو دونوں شہزادے دوڑے کہ وہ اپنے امام کی جوتی اس کے آگے رکھیں ایک کی خواہش تھی کہ میں جوتی آگے رکھوں اور دوسرے کی خواہش تھی کہ میں رکھوں۔ بادشاہ نے جب یہ نظارہ دیکھا تو کہا تیرے جیسا آدمی کبھی مر نہیں سکتا۔ یعنی جس نے اپنی روحانی اور علمی اولاد کے دل میں اتنا جوش اور اخلاص پیدا کر دیا ہے اور اتنی علم کی قدر پیدا کر دی ہے اس نے کیا مرنا؟ وہ مرے گا تو اور لوگ اسکی جگہ لے لیں گے۔ غرض بیساختہ بادشاہ کے مونہہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ ایسا آدمی مر نہیں سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان تو مرتے چلے آئے ہیں اور مرتے چلے جائیں گے۔ قوموں کے لئے دیکھنے والی بات یہ ہوتی ہے کہ ان کے اندر زندگی کی روح پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اگر وہ کوئی مفید کام کرنا چاہتی ہیں تو نوجوان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نیکیوں کا ایک تسلسل قائم کر دیں۔ آدم کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہی بات قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ اس نے ایک تسلسل قائم کر دیا ہے فرماتا ہے

خلق منھا زوجھا و
بث منھما رجالا کثیرا
ونساء

آدم کا کیا کمال تھا۔ آدم کا یہی کمال تھا کہ وہ صرف ایک مرد اور ایک عورت تھے مگر پھر بث منھما رجالا کثیرا ونساء۔ آگے نسل در نسل پیدا ہوئی اور مرد اور عورت اتنی کثرت سے ہوئے کہ یا تو کوئی زمانہ اس دنیا پر ایسا گزرا ہے جب فلسفیوں اور سائنس دانوں کا سب سے بڑا قابل غور مسئلہ یہ ہوا کرتا تھا کہ اس دنیا کو آباد کس طرح کیا جائے اور یا اب وہی دنیا ہے اور فلسفیوں اور سائنس دانوں کے نزدیک سب سے بڑا سوال جو حل کرنے کے قابل ہے یہ ہے کہ اس دنیا کی آبادی کو روٹی کہاں سے کھلائی جائے۔......

اسی طرح جو سچی قومیں ہوتی ہیں وہ بھی آدم کے مشابہ ہوتی ہیں اور ان کی کامیابی کا طریق بھی یہی ہوتا ہے کہ ان میں نئی نسلیں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر اور پیدا ہوتی ہیں پھر اور پیدا ہوتی ہیں۔ اور وہ اس معیار ایمان اور معیار تقویٰ کو قائم رکھتی ہیں جس کو قائم رکھنا خدا تعالیٰ کا منشاء ہے اور جس معیار ایمان اور معیار تقویٰ کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ کے انبیاء دنیا میں آتے ہیں۔

پس ہمیشہ ہی خدائی جماعتوں اور خدائی سلسلوں کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ان کے اندر زندگی کی روح ہو ان کے اندر ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے والے اور تقویٰ کے ساتھ کام کرنے والے ہوں۔" (مشعل راہ ص ۷۴۲)

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا۔ پاپلین۔ لٹھا۔ کیمرک۔ لان۔ فلالین رنگدار و پرنٹ بنانے والے

سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

مقبول روڈ لائلپور

فون ملز: ۷۹۴۶

فون آفس گوالکھڑا: ۲۳۵۴

فون آفس منڈر گلی ۲۴۸۳

ہر شہر کی مارکیٹ سے سفینہ کا مال طلب کریں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے

طبیہ عجائب گھر

کے متعلق فرمایا:—

"ان کی دوائیں بہت مقبول ہوئیں" (الفضل ۵۶ء)

قوت و طاقت کا بے نظیر مرکب زد جام عشق کلاں،

ایک ماہ کورس بیس روپے فہرست ادویات کارڈ آنے پر مفت

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ (بشریٰ جاوید دختر چوہدری مقصود احمد قیام پور ورکاں۔ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست سید جمشید شاہ کو جبکہ آپ جماعت کے کام کے سلسلہ میں سکوٹر پہ جا رہے تھے ایک حادثہ پیش آیا ہے اور سخت چوٹیں آئی ہیں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شفیع سیکرٹری مال۔ فائز آباد)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ مقیم نائیجیریا عرصہ سے بہت بیمار ہے مرض کی تشخیص نہ ہو سکنے کی وجہ سے کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ نیز میرے سب سے بڑے بھائی میجر عبدالرحمن صاحب حال مقیم کویت شدید سر درد کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور کسی علاج سے افاقہ نہیں ہو رہا۔ قارئین کرام دونوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (رشید بشیر جنرل سیکرٹری)

۲۔ میرا بھتیجا فرحت حیات ابن چوہدری صداقت حیات صاحب پیدائشی طور پر

جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان

بے بی ٹانک

کے متعلق لکھتے ہیں کہ حیرت انگیز اثر کیا دونوں بچوں نے پہلے روز سے مٹی کھانا ترک کر دیا جو بچپن سے عادی تھے پتھر کے کوئلے کھاتا تھا مٹی سے کھیلنا اور سر پہ ڈالنا بھی چھوڑ چکے ہیں

قیمت ۲/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

گولبازار۔ ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

بواسیر (ہر قسم)

یک روزہ علاج

سہل اور مجرب

دوا کی دوا غذا کی غذا۔ ایم اے ایم (عشقہ) کے دام لمبے گراں علاج معالجہ تکلیف دہ ٹیکوں اور اپریشن سے نجات

قیمت سات روپے پچاس پیسے علاوہ محصول ڈاک

برانچ ہاؤس (کراچی)

فارانی منزل بھیرہ (ضلع سرگودھا)